۶۸۶

حیاتِ اعلیحضرت

۶۱۹۳۸

مَظہرُ المَنَاقِب

جلد اوّل

از

ملکُ العلماء مولانا ظفر الدّین صاحب رضوی

باہتمام

مفتی محمد ظفر علی - مہتمم دارالعلوم امجدیہ

مکتبۂ رضویہ فیروز شاہ اسٹریٹ

آرام باغ کراچی

کاظم علی خاں صاحب ہر پنجشنبہ کو سلام کے لئے حاضر ہوتے اور گرانقدر رقم پیش کش حاضر کیا کرتے ایک مرتبہ جاڑے کے موسم میں جب حاضر ہوئے تو دیکھا کہ حضرت شاہ محمد اعظم خانصاحب رحمۃ اللہ علیہ اس موسم سرما میں ایک دھونی کے دھرے کے پاس تشریف فرما ہیں۔ اور اس کڑاکے کے جاڑے میں جسم پر کوئی سرمائی پوشاک نہیں حافظ کاظم علی خانصاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا بیش بہا دوشالا اُتار کر اپنے والد ماجد صاحب کو اوڑھا دیا۔ حضرت موصوف نے نہایت ہی استغنا سے اُسے اتار کر آگ کے دھرے میں رکھدیا حافظ صاحب کے دل میں خیال پیدا ہوا کاش اسے اور کسی کو عطا فرما دیا جاتا حافظ صاحب کے دل میں یہ وسوسہ آنا تھا کہ حضرت شاہ صاحب نے اس آگ کے بھڑکتے دھرے میں سے دوشالا کھینچکر پھینکدیا اور فرمایا "کاظم" فقیر کے یہاں دھکر پکڑ کا معاملہ نہیں لے اپنا دوشالا۔ دیکھا تو اس دوشالا میں آگ نے کچھ اثر نہ کیا تھا دیسا ہی صاف و شفاف برآمد ہوا۔ یہ کرامت اس معجزہ نبوی صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کا مظہر و نمونہ تھی کہ جس دسترخوان پر حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے یہاں حضور اقدس صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے کھانا تناول فرمایا اور دست اقدس دہن مبارک اس سے مس فرمایا تھا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے ایک دعوت میں جبکہ وہ دسترخوان کثرت استعمال سے میلا ہو گیا تھا۔ اُسے دہکتے تنور میں ڈال دیا اور تھوڑی دیر کے بعد جب اُسے نکالا تو صاف و شفاف تھا کہیں چرک اور میل کا نام و نشان بھی نہ تھا۔ یہ کرامت اُسی معجزہ کی مظہر تھی حضرت حافظ کاظم علیخاں صاحب شہر بدایوں کے تحصیلدار تھے اور یہ عہدہ آج کل کی کلکٹری کے قائم مقام تھا دو سو سواروں کی ٹبالین خدمت میں رہتی تھی آٹھ گاؤں جاگیر کے دوامی لاخراجی معافی عطا ہوئے تھے وہ اس جد و جہد میں تھے کہ سلطنت مغلیہ اور انگریزوں میں جو کچھ مناقشات تھے اُن کا تصفیہ ہو جائے چنانچہ اسی تصفیہ کے لئے حضرت حافظ صاحب کلکتہ تشریف لے گئے تھے حضرت حافظ صاحب کے صاحبزادہ حضرت قدوۃ الواصلین زبدۃ الکاملین قطب الوقت مولانا شاہ رضا علی خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ آپ کی مختصر حالت تذکرہ علماء ہند مصنفہ رحمان علی خاں صاحب ممبر کونسل ریاست ریواں مطبوعہ نولکشور پریس لکھنؤ نومبر ۱۹۱۴ء مطابق ذی الحجہ ۱۳۳۲ھ بار دوم میں درج ہے چونکہ وہ کتاب فارسی زبان میں ہے اس لئے عام فہم و کثیر النفع ہونے کے